# جنت میں خواتین کے لیے انعامات



تالیف
فضیلۃ الشیخ
سلیمان بن صالح الخرشی

ترجمہ تخریج وتعلیق
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مکتبہ اسلامیہ

# جنت میں خواتین کے لیے انعامات

تالیف

فضیلۃ الشیخ

سلیمان بن صالح الخراشی

ترجمہ، تخریج و تعلیق

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن



مکتبہ اسلامیہ ®

کتاب

تالیف

فضیلۃ الشیخ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور G/F-26 ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Ph 0300-8661763 , 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com
www.maktabaislamiapk.blogspot.com

# فہرست

# مقدمہ

## حوروں سے بھی افضل

دنیا اگر چہ بظاہر بڑی خوشنما اور طرح طرح کی نعمتوں سے مزین ہے، مگر یہ اس قابل نہیں کہ جنت کی نعمتوں سے اس کا تقابل کیا جائے۔ کیونکہ دنیا کی خوبصورتی اور زیبائش و آرائش اس لیے ہے کہ ہم نے جنت کا نظارہ نہیں کیا۔ اگر دنیا میں جنت کے نظارے کا کوئی امکان ہوتا تو اسے دیکھ لینے کے بعد کوئی بھی دنیا کو قابل التفات نہ سمجھتا۔

جنت جس کی زمین اور مٹی کو اللہ تعالیٰ نے کستوری اور زعفران سے بنایا۔ جس کی چھت اللہ رب العزت کا عرش عظیم ہے۔ جس کے محلات کی اینٹیں اور درختوں کے تنے سونے اور چاندی کے ہیں، ان درختوں کے پھل مٹکوں جتنے بڑے، مکھن سے زیادہ ملائم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں، جس کی نہریں صاف شفاف پانی، خالص دودھ، عمدہ شہد اور لذیذ شراب کی ہیں۔ جس کے کھانے پرندوں کے گوشت اور مشروبات تسنیم، زنجبیل اور کافور کی آمیزش والے ہیں۔ جس کے برتن سونے اور چاندی کے مگر شفاف ہونے میں شیشے کی طرح ہیں۔ جس کے خیمے اتنے عظیم الشان کہ ایک خیمہ موتی سے بنا ہوا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہے، جس کے لباس ریشم اور زیورات سونے کے ہیں، جس کے بستر اتنے نرم کہ گدوں اور تکیوں کے اندر بھی ریشم اور اوپر بھی ریشم، جس میں رہائش پذیر ہونے والے مومن اتنے خوبصورت چہروں والے جیسے چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہو، جن میں نہ کوئی بوڑھا نہ بیمار، بلکہ ۳۳ برس کے

بھرپور نوجوان، جس کی عورتیں نہایت شرمیلی، سفید رنگ والی، موٹی موٹی آنکھوں والی، اتنی خوبصورت کہ دیکھنے والا حیران رہ جائے، جو اخلاق کی بلند و برتر، دنیا کی الائشوں اور بیماریوں سے پاک، ہم عمر، محبت اور چاہت کے جذبات سے لبریز، اپنے شوہروں کی وفادار، ایسی پاکدامن اور عفت مآب کہ جنت میں جانے سے پہلے جن و انس میں سے کسی نے ان کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴾ [1]

''گویا کہ وہ تو یاقوت اور مرجان ہیں۔''

جن کے حسن و جمال کو اللہ تعالیٰ نے یاقوت و مرجان سے تشبیہ دی، کیا ان کی خوبصورتی یہ حق نہیں رکھتی کہ اس کی تعریف کی جائے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَو اَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) [2]

''اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو زمین و آسمان کے مابین ہر چیز کو روشن کر دے اور سب کچھ خوشبو سے بھر دے اور محض اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیھا سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔''

غور فرمائیں! جس کے ایک مرتبہ جھانک لینے سے زمین و آسمان کے مابین

---

[1] ٥٥/ الرحمٰن:٥٨۔

[2] صحیح بخاری کتاب الجهاد باب الحور العین و صفتهن ح:٢٧٩٦۔

روشنی ہی روشنی پھیل جائے وہ جس کے گھر میں جلوہ افروز ہوگی اس گھر کی رونق کا کیا حال ہوگا؟ جس کے ایک دوپٹے کی قیمت ساری دنیا کی دولت سے زیادہ ہو اس کے لباس کی قیمت کیا ہوگی؟ اور اس کی اپنی قدر و منزلت کا کیا عالم ہوگا؟ پھر یہ لطافتیں اور حسن و جمال کی فراوانیاں چند دنوں یا چند سالوں کے لیے نہیں ہوں گی، جیسا کہ دنیا کے حسن کی حالت ہے، بلکہ ان کی خوبصورتی میں کبھی تغیر واقع نہ ہوگا۔ رب کریم نے ان کے متعلق فرمایا:

﴿ وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ ﴾ [1]

''اور موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ایسی ہیں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے آبدار موتی ہوں۔''

یعنی ایسے موتی کی طرح جسے کسی نے ہاتھ بھی نہ لگایا ہو، یہ حوروں کا دائمی وصف ہے کہ وہ ہمیشہ گوہر آبدار کی طرح تر و تازہ نظر آئیں گی۔ ان کا کنوارہ پن بھی ہمیشہ کے لیے ہوگا۔ کہ ان کے شوہر جب بھی ان کے قریب جائیں گے ان کو کنوارہ ہی پائیں گے۔

جب حوروں کا تذکرہ ہوتا ہے تو دنیا والی عورتیں کچھ ملال محسوس کرتی اور سوچتی ہیں کہ جنت میں ان کی حیثیت و اہمیت کیا ہوگی؟ اس بارہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حوریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا:

((بَلْ نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَفَضْلِ الظِّهَارَةِ عَلَى الْبِطَانَةِ)) [2]

---

[1] ٥٦/ الواقعة: ٢٢۔٢٣۔ [2] مجمع الزوائد ١٠/ ٤١٧، ٤١٨۔

''بلکہ دنیا کی عورتیں حوروں سے افضل ہوں گی جس طرح اوپر والا کپڑا استر سے افضل ہوتا ہے۔''

عبد بن حمید روایت کرتے ہیں کہ ایک بڑھیا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ آپ ﷺ نے ازراہِ تبسم فرمایا: اے ام فلاں، جنت میں بوڑھیاں نہیں جائیں گی، تو وہ روتی ہوئی واپس جانے لگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتلاؤ جب تو جنت میں جائے گی تو بوڑھی نہیں ہوگی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ۝ فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ۝ ﴾ [1]

''بے شک ہم نے ان کو حسن و جمال میں بڑے عجیب انداز میں بنایا ہے۔ ہم نے انہیں کنواریاں رکھا ہے۔'' [2]

دنیا میں انسان کو اگر اس کی خواہش کے مطابق کوئی خوشی یا لذت حاصل ہوتی ہے تو اس کے زوال کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جب کہ جنت کی نعمتیں بھی لازوال اور اہل جنت کا قیام بھی لازوال ہوگا۔ پھر ادنیٰ سے ادنیٰ جنتی کو اتنی نعمتیں عطا کی جائیں گی جو اس دنیا سے دس گنا زیادہ ہوں گی۔

عقل و دانش کا تقاضا ہے کہ ہم عزم ہمت باندھیں، ہوا و ہوس اور جھوٹی خواہشات و شہوات کو ایمانی قوتوں سے کچلتے ہوئے نعمتوں بھری جنت کی طرف قدم بڑھائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارا ہاتھ تھامنے کے لیے منتظر ہے۔

(حافظ مقصود احمد، مدیر مجلّہ دعوۃ التوحید، اسلام آباد)

---

[1] ٥٦/ الواقعۃ: ٣٥، ٣٦۔ [2] شمائل ترمذی ح:١٢٨۔

# مستورات کے سوالات

جب میں نے عورتوں کو اکثر اس بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا کہ ''جنت میں ان کے حالات کیسے ہوں گے اور ان کے لیے جنت میں کیا کچھ تیار کیا گیا ہے۔'' تو میں نے چاہا کہ چند معلومات جمع کر دوں، تاکہ یہ موضوع ان کے لیے واضح ہو جائے، صحیح دلائل اور علمائے کرام کے اقوال سے میں نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عرض کرتا ہوں کہ جنت میں عورتوں کے لئے بے شمار انعامات ہیں۔

## جنت کا شوق

خواتین کو جنت ☆ میں جو طرح طرح کی نعمتیں اور اجر وثواب حاصل ہوگا اس کے بارے میں ان کے سوالات کو رد نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ انسان میں اپنے انجام اور مستقبل کے بارے میں سوچنے کی حرص پائی جاتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے بھی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جنت و مافیھا کے بارے میں اس طرح کے سوالات کرنے سے

☆ جنت اگرچہ عربی زبان میں باغ کو کہتے ہیں، مگر ''جنات'' صرف باغات پر ہی مشتمل نہیں ہوں گی، بلکہ ان میں ہر طرح کی نعمتیں موجود ہوں گی، اہل جنت جو کچھ چاہیں گے یا طلب کریں گے انہیں ملے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنفُسُكُمْ ﴾ (٤١/ حم السجدة: ٣١) ''اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے جنت میں ہے۔'' ﴿ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ﴾ (٤٢/ الشورى: ٢٢) ''جنتی جو خواہش کریں گے اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے۔'' ﴿ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ ٱلْأَنفُسُ وَتَلَذُّ ٱلْأَعْيُنُ ﴾ (٤٣/ الزخرف: ٧١) ''اور اس (جنت) میں وہ سب کچھ ہوگا جس کی ان کے جی خواہش کریں گے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت وسرور پائیں۔'' اس دنیا میں رہتے ہوئے انسانی عقل جنت کو جن جن نعمتوں کا بیان سمجھ سکتی تھی ان کا بیان قرآن وحدیث میں کر دیا گیا ہے، مگر جن نعمتوں کا تصور کرنے سے محدود عقل (بقیہ حوالہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

نہیں روکا، ان سوالات میں سے ایک سوال یہ ہے کہ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ جنت کی عمارت کس چیز کی ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَآئُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ))

''ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والا مسک ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا، کبھی تکلیف

---

(بقیہ گزشتہ حوالہ ❁❁) انسانی قاصر تھی، ان کو محسن انسانیت محمد رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمایا: ((فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ)) (صحيح مسلم كتاب الجنة و صفة نعيمها باب صفة الجنة) ''جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی پیدا ہوا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی: ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (٣٢/ السجدة: ١٦، ١٧) ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف و رجا سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں، ان نعمتوں کو کوئی نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں اور ان سے چھپا کر رکھی گئی ہیں، یہ تو بدلا ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیوی زندگی میں) کرتے رہے تھے۔'' جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں سینکڑوں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ موجود ہیں۔ قرآن کریم کے ایسے چند مقامات مندرجہ ذیل ہیں۔ (البقرة: ٢٥، الأعراف: ٤٣، يونس: ٢٦، الرعد: ٢٣، الحجر: ٤٨، طٰه: ١١٨-١١٩، السجدة: ١٧، الصّٰفّٰت: ٤١-٤٩، صٓ: ٤٩-٥٤، الزخرف: ٧٠-٧٣، الدخان: ٥١-٥٧، محمد: ١٥، الطور: ٢١-٢٢، الرحمٰن: ٤٦-٧٨، الواقعة: ٢٧-٣٩، الدهر: ٥-٦، ١١-١٢، النبأ: ٣١-٣٦، الغاشية: ٨-١٦)

نہیں دیکھے گا۔ وہ ہمیشہ رہے گا، مرے گا نہیں، اہلِ جنت کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے اور ان کا شباب کبھی فنا نہیں ہوگا۔'' ❶

اس حدیث کو علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقات مشکوۃ میں صحیح کہا ہے حدیث ۵۶۳۰)۔ اور ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا جنت میں ہمیں اپنی بیویاں ملیں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دے کر وضاحت فرمائی۔ ❷

انسان خواہ مرد ہو یا عورت، جنت اور اس کی قسم قسم کی لذتوں کا تذکرہ سن کر جھوم اٹھتا ہے اور اس کے دل میں جنت کا شوق پیدا ہوتا ہے، اور یہ درست ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ نیک اعمال کیے بغیر محض جھوٹی آرزوئیں ہی نہ ہوں ☆، اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے فرماتے ہیں:

﴿ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ ❸

---

❶ سنن ترمذی ، ابواب صفة الجنة ، باب ماجاء فی صفة الجنة و نعیمها۔

❷ اخرجه ابو نعیم فی صفة الجنة۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے السلسلۃ الصحیحۃ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، حدیث ۳۶۸۔

☆ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کا سوال کرنا چاہیے کیونکہ جنت میں داخلہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہی ممکن ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ((مَامِنْ اَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيْ رَبِّيْ بِرَحْمَتِهٖ))(صحیح مسلم کتاب صفات المنافقین ، باب لن يدخل الجنة بعمله) ''کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کیا آپ بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں بھی الا یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔''

لہٰذا اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنی بھی چاہیے، ارشاد نبوی ہے: ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ)) (سنن ابن ماجة کتاب الزهد ، باب صفة الجنة) (بقیہ حوالہ اگلے صفحے پر)

''اور یہی وہ جنت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔''

لہٰذا آپ جنت کی خبروں سے اپنے آپ میں شوق پیدا کریں اور عمل سے اس کی تصدیق کریں۔

## جنت مرد و عورت ہر دو کے لیے

جنت اور اس کی نعمتیں صرف مردوں کے لیے ہی مخصوص نہیں ہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی ہیں، جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴾ ❶

''وہ (جنت) پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔'' ☆

---

(بقیہ حصہ گزشتہ حوالہ) ''جس نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے: اے اللہ اسے جنت میں داخل فرما دے۔'' خود نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ)) (صحیح سنن ابن ماجة، ح:٣١٠٢) ''اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و عمل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔'' ❸ ٤٣/ الزخرف: ٧٢۔

❶ ٣/ آل عمران: ١٣٣۔ ☆ قرآن وحدیث کے بہت سے واضح دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ دار الثواب (جنت) کو تیار کر دیا گیا ہے اور وہ اس وقت موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ سَابِقُوٓا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ﴾ (٥٧/ الحدید: ٢١)

''سبقت کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کی طرح ہے، یہ ان کے لئے بنائی گئی ہے۔ جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔''

أُعِدَّتْ سے جنت کے موجود ہونے کی صراحت ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ آیات جن میں حضرات حوا اور آدم علیہما السلام کے جنت میں ٹھہرائے جانے کا بیان ہے وہ بھی جنت کی موجودگی کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پرہیزگاروں میں مرد وعورت سب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴾ [1]

"جو ایمان والا ہو، مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔" ☆

---

(بقیہ حصہ گزشتہ حوالہ) (دیکھیے البقرۃ: ۳۵۔ ۳۶، الاعراف: ۱۹۔ ۲۲۔ ۲۷، طٰہٰ: ۱۱۷۔ ۱۲۱، ۱۲۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ((اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ)) (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل شهر رمضان)

"جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔" اس حدیث مبارکہ سے جنت کے دروازوں کے ساتھ ساتھ جنت کا ثبوت نکلتا ہے۔ اسی طرح ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنَ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ)) (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة)

"جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہو تو جنت میں اور اگر جہنمی ہو تو جہنم میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے)۔" (متر



[1] ٤/ النسآء: ١٢٤۔

☆ اللہ تعالیٰ کسی کی بھی محنت ضائع نہیں کرتا اس سلسلے میں مرد وعورت کی کوئی تفریق نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ ﴾ (٣/ آل عمران: ١٩٥) "ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ (بقیہ حوالہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

## زیادہ کرید نہ کریں

عورت کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنے جنت میں داخل ہونے کی تفصیلات کی کرید اور غور وخوض میں نہ پڑے اور اس سلسلے میں زیادہ سوالات سے بھی گریز کرے، کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آئے گا؟ وہ کہاں چلی جائے گی؟ اور اس طرح کے دیگر سوالات کہ گویا وہ ایک مہلک صحرا کی طرف سفر کرنے والی ہے، اس کے لیے جنت میں داخل ہونے کا جان لینا ہی کافی ہے، کہ جس سے وہ تمام سختیاں اور تکالیف جو اس کو پیش آئیں ختم ہو جائیں گی، دائمی سعادت اور ہمیشہ رہنا نصیب ہوگا۔ عورت کے لیے جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ

﴿ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴾ [1]

"نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہ (اہل جنت) وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔"

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴾ [2]

---

(سابقہ حوالہ) وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾ (۳۳/ الاحزاب:۳۵) "بے شک مسلم مرد اور مسلم عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔" یہاں مغفرت اور اجر کے سلسلے میں مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ (مترجم)

[1] ۱۵/ الحجر: ۴۸۔ [2] ۴۳/ الزخرف: ۷۱۔

"ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں، سب وہاں ہوگا اور تم وہاں ہمیشہ رہو گے۔"

ان سب چیزوں سے پہلے اہل جنت کے بارے میں مسلم خاتون کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے:

﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ [1]

"اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔"

## خواتین کے شوہروں کا تذکرہ صراحتاً کیوں نہیں؟

اللہ تعالیٰ جب جنت کی مرغوب چیزوں مثلاً قسم قسم کے کھانے، خوبصورت مناظر، محلات اور لباس وغیرہ کا تذکرہ کرتا ہے تو ان (نعمتوں) کو دونوں جنسوں (مرد وعورت) کے لیے عام قرار دیتا ہے۔ سبھی ان سے مستفید ہوں گے۔ لیکن یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی حوروں اور حسین وجمیل عورتوں کا تذکرہ کر کے مردوں کو جنت کی رغبت اور شوق دلایا ہے جبکہ عورتوں کے بارے میں کوئی ایسا تذکرہ نہیں ملتا، تو عورت دریافت کرسکتی ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب حسب ذیل ہے:

① پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے:

﴿ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝ ﴾ [2]

"وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے سامنے) جواب دہ نہیں اور سب (اس کے سامنے) جواب دہ ہیں۔"

لیکن پھر بھی اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم شرعی دلائل اور اسلام کے بنیادی

---

[1] ٥/ المآئدۃ: ١١٩۔ [2] ٢١/ الانبیآء: ٢٣۔

اصولوں کی روشنی میں اس کی حکمت معلوم کریں۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ

② خواتین کی فطرت میں شرم و حیا ہوتی ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں، لہٰذا اللہ عزوجل نے ان کو اس چیز سے جنت کی رغبت نہیں دلائی جس سے ان کو حیا آتی ہے۔

③ یہ بات تو معلوم ہے کہ عورت کی مرد سے رغبت ایسے نہیں ہوتی جیسے مرد کی عورت سے ہوتی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کی خواتین کا تذکرہ کر کے مردوں کو (اس کی) رغبت دلائی ہے، یہ حقیقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی واضح ہوتی ہے:

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) [1]

''میرے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ کوئی اور نہیں ہوگا۔'' ☆

جبکہ عورتوں کا شوق زیب و زینت، لباس اور زیورات میں مردوں سے بڑھ کر ہوتا ہے، کیونکہ اسی فطرت پر ان کو پیدا کیا گیا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ أَوَمَن يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ ﴾ [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح باب ما یتقی من شؤم المرأة، ح: ۵۰۹۶، صحیح مسلم ح: ۲۷۴۰، ابن ماجة ح: ۳۹۹۸۔ ☆اس میں خواتین کی تنقیص کا کوئی بھی پہلو نہیں پایا جاتا جیسا کہ بادی النظر میں محسوس ہوتا ہے بلکہ رحمۃ للعالمین نے مردوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں عفیف رکھنے کے لیے متنبہ کیا ہے۔ نیز اس سے خواتین کو مردوں کی طرف میلان کے نقصانات کا اشارہ بھی نکلتا ہے۔ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ فتنۃ النساء تھا۔ ارشاد نبوی ہے: ((فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)) (صحیح مسلم، کتاب الرقاق باب اکثر اهل الجنة الفقراء و اکثر اهل النار النساء، ح: ۲۷۴۲) ''دنیا اور عورتوں سے ڈرو کیونکہ بنی اسرائیل میں جو پہلا فتنہ پیدا ہوا وہ عورتوں کے سلسلے میں تھا۔'' (مترجم) [2] ۴۳/ الزخرف: ۸۔

”کیا (اللہ تعالیٰ کی اولاد لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں......“

④ الشیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ شوہروں کے لیے بیویاں ہوں گی تو اس لیے کہ خاوند کی حیثیت طالب کی ہے اور وہی عورت کی طرف راغب ہوتا ہے (جبکہ بیوی کی حیثیت مطلوب کی ہے) یہی وجہ ہے کہ اس بات کا تذکرہ تو کیا گیا ہے کہ مردوں کو جنت میں بیویاں ملیں گی مگر اس بات کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا کہ عورتوں کے لیے خاوند ہوں گے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کے شوہر نہیں ہوں گے، بلکہ ان کے لیے شوہر بنی آدم میں سے ہوں گے۔ [1]

## عورت کی چھ حالتیں

دنیا میں عورت کی مندرجہ ذیل حالتیں ہوسکتی ہیں:

① پہلی صورت یہ ہے کہ شادی سے پہلے ہی عورت کی موت واقع ہو جائے۔

② یا طلاق کے بعد دوسرے آدمی سے شادی کرنے سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہو جائے۔

③ یا شادی شدہ ہو لیکن اس کا خاوند جنت میں داخل نہ ہو، اللہ کی پناہ!

④ یا شادی کے بعد فوت ہو جائے۔

⑤ یا اس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ خاوند کی وفات کے بعد اپنی ساری زندگی شادی نہ کرے۔

⑥ یا اس کا شوہر فوت ہو جائے اور اس کے بعد کسی اور آدمی سے نکاح کر لے۔

دنیا میں عورت کی یہی حالتیں ہوسکتی ہیں، ہر ایک حالت کے بدلے جنت میں

---

[1] (المجموع الثمین ۱/ ۱۷۵۔) شوہر کے لیے بیوی اور بیوی کے لیے شوہر نعمت ہے۔

جزا ہوگی۔

① تو جو عورت شادی کرنے سے پہلے ہی فوت ہو چکی ہوگی، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی شادی اہل دنیا کے کسی جنتی آدمی سے کر دے گا، نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((مَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ)) [1]

''جنت میں کوئی بھی تنہا نہیں ہوگا۔''

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس عورت نے دنیا میں شادی نہیں کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی شادی کر دے گا جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ جنت کی نعمتیں صرف مردوں کے لیے ہی نہیں ہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی ہیں، تمام نعمتوں میں سے شادی بھی ایک نعمت ہے۔'' [2]

② جو عورت مطلقہ (بیوہ) ہونے کی حالت میں فوت ہوئی ہوگی اس کا حال بھی مذکورہ عورت کی طرح ہوگا۔

③ وہ عورت جس کا شوہر جنت میں داخل نہیں ہوگا اس کا حال بھی مذکورہ عورت کی طرح ہوگا۔ شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر کسی جنتی عورت نے (دنیا میں) شادی نہ کی ہو، یا اس کا خاوند جنت میں داخل نہ ہوا ہو تو جب وہ جنت میں داخل ہوگی تو جنت میں ایسے آدمی بھی ہوں گے

[1] صحيح مسلم: كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر...... ح: ٢٨٣٤۔ [2] المجموع الثمين ١/ ١٧٥۔

جنہوں نے (دنیا میں) شادی نہیں کی ہوگی۔ (ایضاً ص ۱۸۴) یعنی ان مردوں میں سے کوئی اس سے شادی کر لے گا۔

④ جو عورت شادی شدہ ہونے کی حالت میں فوت ہوئی ہوگی تو وہ جنت میں بھی اسی شوہر کی بیوی ہوگی جس کی دنیا میں تھی۔

⑤ جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور اس نے کسی دوسرے آدمی سے شادی نہ کی ہو تو یہ عورت جنت میں اپنے شوہر کی بیوی ہوگی۔

⑥ جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس نے بعد میں شادی کر لی ہو تو یہ عورت جنت میں اس خاوند کی بیوی ہوگی جس سے اس نے آخر میں شادی کی ہوگی۔ خواہ اس نے (یکے بعد دیگرے) کئی شوہروں سے شادی کی ہو۔ جیسے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْمَرْأَةُ لِآخِرِ أَزْوَاجِهَا)) [1]

''عورت اپنے آخری شوہر کی بیوی ہوگی۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا: اگر تم چاہتی ہو کہ جنت میں میری بیوی بنو تو میرے بعد کسی اور سے شادی نہ کرنا۔ عورت جنت میں اپنے آخری دنیوی شوہر کی بیوی ہوگی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات پر آپ کے بعد نکاح کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ ☆

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی : ۱۲۸۱۔

☆ اہل ایمان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا﴾ (۳۳/الاحزاب:۵۳) ''نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے (بقیہ اگلے صفحے پر)

کیونکہ وہ جنت میں بھی آپ ﷺ کی بیویاں ہوں گی۔ [1]

## ایک اشکال

کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ جنازے کی دعا میں آتا ہے کہ ہم کہتے ہیں:

((وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ)) [2]

''اس کو اس کے شوہر سے بہتر شوہر عطا کر۔''

جب وہ (مرنے والی) شادی شدہ ہے تو ہم اس کے لیے یہ دعا کیونکر کر سکتے ہیں جبکہ ہم جانتے ہیں کہ اس کا دنیا والا خاوند ہی اس کا جنت میں شوہر ہوگا (اسی طرح) جب عورت نے شادی نہیں کی تو اس کا تو شوہر ہی نہیں ہوتا (پھر نماز جنازہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیوں کی جاتی ہے) کہ اس کو اس کے شوہر سے بہتر شوہر عطا فرما؟

## اس اشکال کا جواب

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کنواری ہو تو اس کے شوہر سے مراد وہ شوہر ہے جو اس کی قسمت میں تھا اگر وہ باقی رہتی اور اگر عورت شادی شدہ ہو تو اس کے جنتی خاوند کا اس کے دنیوی خاوند سے بہتر ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے

---

(بقیہ حصہ گزشتہ حوالہ) بعد کسی وقت آپ کی بیویوں سے نکاح کرو، اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔'' [1] مثلاً مستدرک حاکم کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ((فَأَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) (سلسلة الاحاديث الصحيحة، ح: ١١٤٢) ''تم دنیا اور آخرت میں میری زوجہ ہو۔'' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا تھا کہ إِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ (صحيح الجامع الصغير، ح٤٧٢٨) ''وہ جنت میں (بھی) آپ کی بیوی ہوں گی۔'' (مترجم)

[2] صحيح مسلم: كتاب الجنائز، ح ٩٦٣۔

جنت میں اوصاف اس کے دنیوی اوصاف سے بہتر ہوں گے۔

(یعنی شوہر تو وہی ہوگا مگر اس کی جنت میں خوبیاں دنیا میں اس کی خوبیوں سے بہتر ہوں گی)

کیونکہ تبدیلی دو طرح کی ہوتی ہے، کبھی ایک چیز کی تبدیلی دوسری چیز سے ہوتی ہے مثلاً: بکری اونٹ کے بدلے، اور کبھی تبدیلی اوصاف بدلنے سے ہوتی ہے، جیسے آپ کہیں اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے کفر کو ایمان سے بدل دیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ ﴾ [1]

''جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔''

زمین تو وہی ہوگی مگر پھیلا دی جائے گی اور آسمان بھی وہی ہوگا مگر پھٹ جائے گا۔ [2]

## جنت میں عورتوں کی کثرت

صحیح حدیث میں عورتوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ)) [3]

''میں نے تم عورتوں کو زیادہ تر جہنمی دیکھا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّةِ النِّسَآءُ)) [4]

''بہت کم عورتیں جنت میں جائیں گی۔''

[1] ١٤/ ابراھیم: ٤٨۔ [2] الباب المفتوح ٣/ ٢٣-٢٤۔

[3] صحیح بخاری: کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم۔ [4] ایضاً۔

جبکہ ایک دوسری صحیح حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ جنت میں ہر شخص کی (دنیا کی عورتوں میں سے) دو بیویاں ہوں گی۔ [1]

مذکورہ احادیث کی تطبیق میں علمائے کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ عورتیں جنت میں زیادہ ہوں گی یا جہنم میں؟ بعض علمائے کرام کہتے ہیں: جنتیوں میں زیادہ تر عورتیں ہوں گی اور اسی طرح جہنمیوں میں بھی عورتیں ہی زیادہ ہوں گی۔ ایسا عورتوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

"اَلنِّسَآءُ اَکْثَرُ وُلْدِ اٰدَمَ۔" [2]

"اولاد آدم میں عورتیں زیادہ ہیں۔"

اور بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مذکورہ احادیث کی روشنی میں عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی اور اسی طرح جنت میں بھی عورتیں حوروں کے ساتھ مل کر تعداد میں مردوں سے زیادہ ہو جائیں گی۔ [3]

بعض دیگر علما کہتے ہیں: شروع شروع میں جہنمی عورتوں کی تعداد زیادہ ہو گی تو پھر جب مسلمان عورتوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا تو ان کی تعداد جنت میں زیادہ ہو جائے گی۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث: رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ پر مندرجہ ذیل حاشیہ لکھتے ہیں:

ممکن ہے ایسا اس وقت ہو جب عورتیں جہنم میں ہوں گی مگر جب عورتیں شفاعت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جہنم سے نکال لی جائیں گی حتی کہ کوئی بھی ایسا شخص

---

[1] ایضًا۔ [2] طرح التثریب ٤/ ٢٧٠۔ [3] التذکرة ٢/ ١٤٨۔

دوزخ میں نہیں رہے گا جس نے لا الـه الا الـلـه پڑھا ہو☆ تو پھر عورتوں کی تعداد جنت میں زیادہ ہو جائے گی۔ ❶

لہٰذا عورت کو چاہیے کہ اس بات کی فکر کرے کہ کہیں وہ جہنمیوں میں سے نہ ہو جائے۔

## بڑھاپے کا خاتمہ

جب عورت جنت میں داخل ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے پھر سے جوان اور کنواری بنا دے گا جیسے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّ الْجَنَّةَ لَایَدْخُلُهَا عَجُوزٌ...... اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَدْخَلَهُنَّ الْجَنَّةَ حَوَّلَهُنَّ اِبْكَارًا))

''کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی...... اللہ تعالیٰ جب ان کو جنت میں داخل کرے گا تو دوبارہ کنواریاں بنا دے گا۔'' ☆

(اس روایت کو ابو نعیم نے صـفـة الـجنة ۳۹۱ میں بیان کیا ہے۔ علامہ البانی

---

☆ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ((یُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ مَایَزِنُ شَعِیْرَةً ثُمَّ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ مَایَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ مَایَزِنُ ذَرَّةً)) (صحیح مسلم كتاب الایمان باب ادنیٰ اهل الجنة منزلة فیها) ''جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر خیر ہوئی تو وہ بھی نجات پائے گا۔ جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں برابر بھلائی ہوئی تو وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا اور جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا (اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا)۔'' ان میں عورتیں اور مرد سب شامل ہوں گے۔ (مترجم) ❶ حادي الارواح لا بن القيم صفحه: ۱٤٤۔

☆ جو جوانی اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے وہ دائمی ہوگی، ارشاد نبوی ہے: ((مَنْ یَدْخُلُ...... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نے ارواء: ۳۷۵ میں اس حدیث کو حسن کہا ہے۔)

## حوروں سے بھی زیادہ حسین

بعض آثار میں اس بات کا تذکرہ ملتا ہے کہ دنیا کی عورتیں جنت میں حوروں سے کئی گنا زیادہ خوبصورت ہوں گی۔ خواتین نے جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی دنیا میں عبادت کی ہوگی اسی قدر وہ حوروں سے زیادہ حسین وجمیل ہوں گی۔ [1]

## عورتوں کی عزت وعصمت

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنت میں کوئی آدمی بھی دوسرے کی بیوی کے پاس نہیں جاسکے گا۔ [2]

## جنت کی تلاش میں

اے دخترانِ اسلام! یہ ہے جنت جو تمہارے لئے اسی طرح مزین کی گئی ہے جیسے مردوں کے لئے مزین کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾ [3]

''راستی اور عزت کی مجلس میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔''

کہیں موقع ضائع نہ کردینا، یہ چندروزہ زندگی ختم ہونے والی ہے اور اس کے بعد ہمیشہ کی نہ ختم ہونے والی زندگی ہے، کوشش کریں تمہاری یہ ابدی زندگی جنت ہو۔

(بقیہ حصہ گزشتہ حوالہ) ...... الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُ)) (صحیح مسلم کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب فی دوام نعیم اهل الجنة) ''جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ خوش وخرم رہے گا کبھی رنجیدہ نہیں ہوگا۔ اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے نہ ہی جوانی فنا ہوگی۔'' ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: ((وَ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا أَبَدًا)) (ایضا) ''تم ہمیشہ جوان رہوگے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا۔'' (مترجم) [1] دیکھئے حادی الارواح صفحہ ۲۲۳، تفسیر قرطبی ۱۶/ ۱۵۴ اور صفة الجنة از ابن ابی الدنیا صفحہ ۸۷۔ [2] حادی الارواح صفحہ ۷۵۔

[3] ۵۴/ القمر: ۵۵۔

ان شاء اللہ۔ جان لو کہ جنت کا مہر ایمان اور نیک اعمال ہیں نہ کہ بڑھی چڑھی باطل خواہشات۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پلے باندھ لو:

((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَۃُ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَھَا قِیْلَ لَھَا ادْخُلِی الْجَنَّۃَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ مَاشِئْتِ)) [1]

''جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اس سے کہا جائے گا جنت کے (آٹھ) دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہتی ہے داخل ہو جا۔'' ☆

## خواتین محتاط رہیں

فتنے کی طرف دعوت دینے والوں اور عورت کی تباہی چاہنے والوں سے مکمل طور پر محتاط رہیں جو آپ کا بگاڑ چاہتے ہیں اور جنت کی نعمتوں سے آپ کو ہمکنار

---

[1] صحیح الجامع الصغیر للالبانی ح: ٦٦٠۔ ☆ اسی فعل سے بننے والا قرآنی اسم المحصنات تین مشہور معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ عورتیں جو کسی کے نکاح میں ہوں پاکدامن ہوں یا آزاد ہوں (یعنی لونڈیاں نہ ہوں) ان کو قرآن میں المحصنات کہا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کے منکرین یہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام شادی شدہ تھیں جب کہ محصنہ کا بنیادی معنیٰ ''عفت وعصمت کی حفاظت کرنے والی'' ہے ورنہ اگر شادی کے بغیر محصنہ کا وجود نہ ہو تو قرآن مجید کی آیات میں تعارض پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ بعض آیات میں اللہ تعالیٰ نے المحصنات سے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ مثلاً ﴿ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ ﴾ (٥/ المائدۃ: ٤)

''اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں۔''

جب کہ دوسری آیت میں ان عورتوں کو جو کسی کے نکاح میں ہوں والمحصنات (بقیہ حوالہ اگلے صفحے پر ❁❁❁)

ہونے سے پھسلانا اور پھیرنا چاہتے ہیں۔ ان ادباء اور ادیباؤں کی عبارتیں اور ملمع سازیاں آپ کو مغالطے میں مبتلا نہ کریں۔ ان کی خواہشات تو ایسی ہی ہیں جیسے اللہ

(بقیہ گزشتہ حوالہ ❁❁) من النساء کہہ کر ان سے نکاح کرنا حرام قرار دیا ہے۔ محصنات کے لیے شادی شدہ ہونے کی لازمی شرط لگانے کا یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ غیر شادی شدہ عورتوں پر تہمت لگانے کی کوئی سزا نہ ہو کیونکہ قرآن مجید میں المحصنات پر تہمت لگانے کی حد ۸۰ کوڑے بیان کی گئی ہے۔ (٢٤/ النور: ٤)

ح ص ن مادہ سے بننے والے الفاظ کی شرح میں راغب اصفہانی لکھتے ہیں: اِمْرَاَۃٌ حَصَانٌ وَحَاصِنٌ (پاکدامن عورت) حَصَانٌ کی جمع حُصُنٌ اور حَاصِنٌ کی جمع حَوَاصِنُ آتی ہے اور حَصَانٌ کے معنی پاکدامن یا معزز عورت کے ہوتے ہیں قرآن میں ہے:

﴿ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ﴾ ''اور (دوسری) عمران کی بیٹی مریم کی جس نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا۔'' (۱۲:۶۶)

اَحْصَنَتْ وَ حَصَنَتْ کے ایک ہی معنی ہیں۔ فَاِذَآ اُحْصِنَّ ''پھر اگر نکاح میں آ جائیں'' (۴۔۲۵) یعنی نکاح کر لیں اور اُحْصِنَّ (مجہول) ہو تو نکاح کر دی جائیں الْحِصَان کے معنی مُحصنۃ عورت کے ہیں خواہ وہ پاکدامنی یا کسی کے ساتھ نکاح کر لینے کی وجہ سے اور یا اپنے شرف اور حریت کی وجہ سے محفوظ ہو اور عورت کو مُحْصِن (بصیغہ فاعل) بھی کہا جاتا ہے اور مُحْصَن (بصیغہ مفعول) بھی، اوّل بلحاظ شرف ذاتی کے ہے اور دوم اپنے شوہر کی حفاظت میں چلے جانے کی وجہ سے اور آیت کریمہ:

﴿ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ﴾ (٤/ النسآء: ٢٥) ''اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کر دو۔ بشرطیکہ عفیفہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں...... پھر اگر نکاح میں آ کر بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں تو جو سزا آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) کے لیے ہے اس کی آدھی ان کو دی جائے۔''

میں مُحْصَنَات سے شوہر والی عورتیں مراد ہیں گویا خاوند ان کی حفاظت کرتے ہیں اور قرآن میں جہاں کہیں بھی محصنات کا لفظ آیا ہے وہاں فتحہ اور کسرہ دونوں صحیح ہیں، لیکن اگر حُرِّمَتْ کے بعد آئے تو وہاں فتحہ کے ساتھ ہی پڑھا جائے گا کیونکہ شوہر دار عورتوں سے نکاح حرام ہے نہ کہ پاکدامنوں کے ساتھ۔ (مترجم)

جنت کے کئی دروازے ہیں جیسا کہ فتحت ابوابھا سے معلوم ہوتا ہے، (۳۹/الزمر: ۷۳) احادیث مبارکہ میں ان کی تعداد آٹھ بیان ہوئی ہے۔ (بقیہ حوالہ اگلے صفحے پر ❁❁)

تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَآءً ﴾ [1]

''وہ تو چاہتے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے ہیں تو تم ایک جیسے ہو جاؤ گے۔''

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ خواتین کو نعمتوں والی جنت سے ہمکنار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں ہدایت دکھانے والی ہدایت یافتہ بنائے اور انسانی شیاطین جو عورت کی (مادر پدر) آزادی اور بگاڑ پر اکساتے ہیں ان کے شر سے اللہ تعالیٰ مسلم خواتین کو محفوظ رکھے۔ آمین

وصلّی اللہ علی نبینا محمّد وآلہ وصحبہ وسلم

*****

---

(بقیہ گزشتہ حوالہ) (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة ابواب الجنة، صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الذکر المستحب عقب الوضوء، سنن ابن ماجة کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولده)

ابواب الجنۃ کے بعض نام بھی احادیث مبارکہ میں آتے ہیں۔ چند نام یہ ہیں: باب الصلوٰۃ، باب الصدقۃ، باب الریان، باب الجہاد، باب الایمن۔ جنت کے دروازے اس قدر وسیع ہیں کہ ایک دروازے کی چوڑائی تقریباً بارہ تیرہ سو کلومیٹر کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها)

بلا حساب جنت میں جانے والوں کے لیے باب الایمن ہوگا۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ستر ہزار لوگ بیک وقت باب الایمن سے داخل ہوں گے۔ کوئی آگے پیچھے نہیں ہوگا۔ (ایضاً، باب الدلیل علی طوائف المسلمین)۔ سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (ایضاً کتاب البر والصلة باب النهی عن الشحناء)۔ (مترجم)

[1] ٤/ النسآء: ٨٩۔

علمی تحقیقی و اصلاحی مطبوعات
مکتبہ اسلامیہ
دل کش و اعلیٰ معیار کے ساتھ